بیاضِ میراجی بخطِ میراجی

محمد سعید

ABSTRACT:

Sanaullah Dar (May 25, 1912 - November 3, 1949) popularly known as" Meera Jee" is a famous literary figure of Urdu literature . His simultaneous grip upon Urdu and English literatures created tremendous developments in modern Urdu poetry. In this article a hand written Biyaz by Mira Jee himself having the title " Halaqa -e- Pasham -e- Siyah" is discovered , discussed and analyzed by the author. The main object of this biyaz witch was a handmade bound shape was its printing and was given to the publisher for printing. It includes the poetry of Meera Jee during the period of 1933 to 1940. The discovery of this biyaz has great importance in the history of Urdu literature and proves him the pioneer of modern Urdu poetry.

کلیدی الفاظ: میراجی ــــ بیاضِ میراجی ــــ بیاض ــــ کلیاتِ میراجی ــــ جمیل جالبی۔

میراجی (۲۵ مئی ۱۹۱۲ء۔۳ نومبر ۱۹۴۹ء) کی دستیاب محض چند قلمی تحریروں میں سے سب سے زیادہ اہمیت بیاضِ میراجی کی ہے۔ یہ پوری بیاض تمام وکمال میراجی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے۔ سرورق پر ''حلقۂ پشمِ سیّہ'' اس بیاض کے عنوان طور پر میراجی کے قلم سے ہی ہے، جسے اُنھوں نے جلی حروف میں لکھا ہے۔ میراجی کی اس بیاض کی ساخت یہ ہے کہ یہ کوئی معمول کی بیاض یا ڈائری نہیں ہے، جس میں جز بندی کے انداز سے دوہرے صفحات کی کاپیاں جڑی ہوئی ہوں اور جلد بنی ہو۔ یہ معمول کی طالب علموں کی لکیروں والی کاپی کی صورت بھی نہیں ہے۔ یہ کوئی خاص اہتمام سے ہاتھ سے تیار کی ہوئی کاپی یا بیاض بھی نہیں۔ قدیم بیاضوں کی اکثر یہ تین صورتیں ہی معروف اور معلوم ہیں۔ اس لحاظ سے زیرِ نظر بیاض ان معنوں میں بیاض یا ڈائری نہیں ہے۔ یہ ان معنوں میں میرا

جی کی بیاض قرار پاتی ہے کہ اس میں میرا جی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اُن کی نظمیں ہیں ۔ جن کو ایک دستی (HandMade) جلد کی صورت دی گئی ہے ۔ میرا جی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظمیں الگ الگ صفحات پر درج ہیں جسے اُنھوں نے بعد میں یکجا کر کے جلد بنادی تھی ۔ یہ بیاض اصل میں اشاعت کے لیے تیار کیا گیا میرا جی کی نظموں کا وہ مسوّدہ ہے جو اُنھوں نے پبلشر کو دینا تھا ۔ میرا جی نے ۱۹۴۰ء میں پبلشر کو دینے کے لیے اس مسوّدے کو اس طرح تیار کیا کہ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۰ء تک مختلف اوقات میں لکھی گئی نظمیں مع تواریخ تخلیق جس بھی صورت میں اُن کے پاس محفوظ تھیں اُن کو ایک خاص معیار کے کاغذ پر خود نقل کیا لیکن ان کو نقل کرنے کا عمل دو ایک نشستوں یا چند دنوں کا کام نہیں اور اس کے برعکس نہ برسوں ہی پر محیط ہے بلکہ مواد کاغذ اور روشنائی کے لحاظ سے ان نظموں کے نقل کیے جانے کا عمل چند مہینوں تک ضرور پھیلا ہوا ہے ۔ اس طرح گویا یہ بیاض ان نظموں کا دوسرا مسوّدہ ہے ۔ اس کے باوجود مسوّدہ مکمل ہونے پر یا ساتھ ساتھ ایک سے زیادہ بار ان پر میرا جی نظر ثانی بھی کرتے رہے ۔ اس بیاض کو اشاعت کے لیے تیار کیا گیا مسوّدہ اس لحاظ سے کہا جا رہا ہے کہ اس زمانے میں میرا جی کی رسالہ ''ادبی دنیا'' اور حلقہ ارباب ذوق سے وابستگی نے اُن کو ضرور متوجہ کیا ہو گا کہ دوسرے ادیبوں شاعروں کی طرح وہ بھی اپنا مجموعہ کلام شائع کروائیں اور جدید نظم کے اوّلین معماروں میں شامل ہوں لیکن اتفاق سے یہ مسوّدہ تکمیل کے بعد غالباً چند ہی ماہ بعد ردّی کے بھاؤ بک گیا ۔ اس کی کچھ تفصیل راقم نے اپنے ایک دوسرے مضمون (۱) میں درج کی ہے ۔

میرا جی کی یہ بیاض ۱۹۴۰ء میں مسودے کی صورت مکمل ہونے کے بعد کئی برس تک گم شدہ رہی اور بالآخر ۱۹۶۰ء کے بعد کسی وقت ڈاکٹر وحید قریشی (۱۴۔ فروری ۱۹۲۵ء ۔ ۱۷ ۔ اکتوبر ۲۰۰۹ء) کی دسترس میں آئی ۔ اس بیاض کی ظاہری کیفیت کے پیش نظر یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کی اب تک کی زندگی میں صرف دو بار یہ جلد بندی کے عمل سے گزری ہے ۔ پہلی بار خود میرا جی نے اس کو ترتیب دینے کے بعد اس کی دستی جلد بنائی یا کسی جلد ساز سے پختہ جلد بنوائی اور دوسری بار ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے جلد ساز سے اس کی پختہ جلد بنوائی ۔ میرا جی کی بنائی یا بنوائی ہوئی جلد کی نشانی کے طور پر صرف یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بڑی سوئی سے دھاگہ پرونے کے صرف دو جگہ سوراخ باقی ہیں ۔ اس طریق کار کو جلد سازی کی اصطلاح میں ''ٹیس'' کہتے ہیں ۔ دوسری بار نئی جلد بناتے وقت بیاض کے سارے اوراق ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوئے کیونکہ دونوں جگہ کے سوراخ ہر ورق میں اپنی جگہ موجود ہیں ۔ گویا ڈاکٹر وحید قریشی نے اس کو اصل صورت میں محفوظ رکھنے کے لیے کسی بھی ورق کو آگے پیچھے نہیں کیا اور اُن کے جلد ساز نے بھی غالباً اُن کی ہدایت کے مطابق اسی طرح پختہ جلد بنائی اور اس عمل کے لیے نیا دھاگہ چار جگہوں سے گزارا ہے ۔ دوبار جلد بندی کے عمل سے گزرنے کے باوجود اس بیاض کے حاشیوں کی کٹائی نہیں ہوئی میرا جی نے تو شاید یہ ضرورت ہی نہ سمجھی ہو گی لیکن ڈاکٹر وحید قریشی نے احتیاط کے تقاضوں کے پیش نظر کٹائی نہیں کروائی اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ ذرا سی بھی کٹائی ہوتی تو بعض نظموں کے اختتام اور بعض کے عنوان یا اس کے اوپر میرا جی کے دستخطوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ موجود ہے ۔ اس بیاض پر کام کرتے ہوئے میں نے بھی اس کی جلد کو بالکل نہیں کھولا یہ اُسی طرح اور اُسی ترتیب سے موجود اور محفوظ ہے جس طرح ڈاکٹر وحید قریشی نے مجھے عنایت کی تھی ۔ دو

چار مقامات ایسے ہیں کہ اس کو کھولنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے لیکن فی الوقت میں نے بھی اسے اصل صورت میں برقرار رکھنے کو ترجیح دی ہے ۔ جس طرح اسے میرا جی نے تیار کیا اور پھر ڈاکٹر وحید قریشی نے محفوظ رکھا ۔ اب ذیل میں اس بیاض کے بارے میں اپنے مشاہدات کو اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں جس سے اس کے تعارف اور اہمیت کے بعض حوالے سامنے آ سکیں گے ۔

☆ میرا جی کی یہ بیاض اوّل تا آخر اُن کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی ہے اور اس پر کسی دوسرے کے قلم سے ایک لکیر یا نقطہ تک نہیں ۔ (۲)

☆ یہ بیاض سر ورق سے لے کر آخری سادہ اور خالی صفحے تک مکمل صورت میں موجود اور محفوظ ہے اور اس کا کوئی صفحہ ضائع نہیں ہوا۔

☆ یہ بیاض ہر قسم کے آزار یعنی آب زدگی اور کرم خوردگی سے محفوظ ہے اور کوئی ورق کٹا پھٹا ہوا بھی نہیں ہے ۔محض چند صفحے کناروں سے آب زدہ ہیں لیکن ان سے متن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

☆ اس بیاض کا سارا متن صاف جلی ، نمایاں اور قابل قرأت ہے ۔

☆ صرف چند اوراق کے علاوہ اس بیاض کے لیے ایک ہی معیار کا کاغذ استعمال ہوا ہے جو اپنے زمانے کے لحاظ سے معیاری، صاف ، دبیز اور قدرے چمک دار ہے ۔

☆ اس بیاض کا سائز ۸= ۳۰×۲۰ ہے ۔ (۳)

☆ سرورق سے لے کر آخر تک متن کے ہر صفحے پر میرا جی کے دستخط ہیں ۔ (۴)

☆ پوری بیاض سیاہ روشنائی سے لکھی گئی ہے صرف چھے نظمیں نیلی روشنائی سے ہیں ۔(۵)

☆ اس بیاض کو تحریر کرنے کے لیے باریک قط والے ہولڈر یا روشنائی والے پین کا استعمال کیا گیا ہے۔

☆ بیاض پر مسلسل صفحات نمبر درج نہیں ہیں بلکہ ہر نظم کے صفحات پر الگ الگ نمبر شمار ہیں ۔ ایک صفحے کی نظم پر کوئی صفحہ نمبر درج نہیں ۔

☆ ہر نظم نئے صفحے سے شروع ہوتی ہے اور طاق صفحے پر ختم ہونے والی نظم کا اگلا جفت صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے۔

☆ ایک نظم کے سوا ہر نظم کے آخر میں اختتام کی علامت بنائی گئی ہے ۔

☆ اس بیاض میں ۱۹۳۳ء سے لے کر ۱۹۴۰ء تک کی نظمیں ہیں ۔

☆ اس بیاض کی تقریباً ہر نظم پر تاریخ درج ہے ۔

☆ اس بیاض میں موجود پہلی نظم ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کی تخلیق ہے جس کا عنوان ''پران دان کی پہلی'' ہے ۔

☆ اس بیاض کی زمانی لحاظ سے آخری نظم ''ترقی پسند ادب'' ہے جو ۱۳۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کی تخلیق ہے ۔

☆ زمانی تعین والی اس آخری نظم کے بعد بیاض کے آخر میں پانچ نظمیں ایسی ہیں جن پر کوئی بھی تاریخ درج نہیں ہے ۔ ان نظموں کے عنوانات بالترتیب یہ ہیں : ''طائر شب''، ''نہر پر''، ''جنسی عکس خیالوں کا''، ''تشبیہیں''،

''ایک عورت اور ایک تجربہ''۔

☆ پانچ نظمیں اس بیاض میں ایسی ہیں جن پر صرف سال تحریر درج ہے ۔ ان کے عنوانات یہ ہیں : ''تماشہ''، ''چنچل''، ''بلندیاں''، ''اجنبی انجان عورت رات کی''، اور ''حادثہ''۔

☆ ایک نظم ''چیستان'' ایسی ہے جس پر تاریخ اور سال درج ہے لیکن مہینے کا نام سہواًدرج ہونے سے رہ گیا ہے۔

☆ ''شکوہ'' کے عنوان سے ایک نظم ایسی ہے جس کے آخر میں تاریخ کی جگہ یہ الفاظ درج ہیں : ''۳۵اور ۳۷ کے درمیان''۔

☆ اس بیاض میں نمبر شمار جہاں پہ بھی ہیں وہ اُردو ہندسوں میں ہیں یعنی صفحات نمبر اور تاریخیں ۔ تاریخ میں مہینا بھی اُردو ہندسوں میں لکھا ہے اور تاریخ کے اندراج کا طریق بھی اردو تحریر کی طرح ہے یعنی دائیں سے بائیں۔

☆ زمانی لحاظ سے اس بیاض میں ۱۹۳۵ء کی نظمیں تعداد میں سب سے زیادہ یعنی چوبیس ہیں ۔ ان میں سے بھی جنوری اور فروری ۱۹۳۵ء کی نظمیں زیادہ ہیں ۔ اس بیاض کی حد تک یہ سال گویا میراجی کی نظم نگاری کے عروج کا زمانہ ہے ۔ اس کے بعد غالباً گیت نگاری کی طرف ان کی توجہ زیادہ ہوگئی تھی ۔

☆ ۱۹۳۴ء کی آٹھ نظمیں ہیں۔

☆ ۱۹۳۶ء کی سات نظمیں ہیں ۔

☆ ۱۹۳۷ء کی چار ہیں۔

☆ ۱۹۳۸ء کی ایک بھی نظم موجود نہیں ہے جو شاید ''ادبی دنیا'' میں ملازمت کی وجہ سے مصروفیت بڑھ جانے کا نتیجہ ہے۔

☆ ۱۹۳۹ء کی صرف ایک نظم ہے۔

☆ ۱۹۴۰ء کی دو نظمیں ہیں۔

☆ ۱۹۳۶ء کی تقریباً تمام نظمیں تاریخ تحریر درج ہونے کے باوجود زمانی لحاظ سے بے ترتیب ہیں۔۱۹۳۴ء اور ۱۹۴۰ء کی ایک ایک نظم بھی اسی زمانی بے ترتیبی کا شکار ہوئی ہے ۔ ان کے علاوہ تمام نظمیں زمانی ترتیب سے بیاض کی زینت ہیں۔

☆ ایک نظم ''میں جنسی کھیل کو صرف اک تن آسانی سمجھتا ہوں'' اس بیاض میں الٹی طرف سے لگی ہے یعنی ایک ورق کے دونوں طرف لکھی گئی اس نظم کا دوسرا اور آخری صفحہ پہلے آ گیا ہے اور عنوان والا پہلا صفحہ بعد میں ہے ۔

☆ صفحات پر پھیلاؤ کے لحاظ سے دو نظمیں ''پران دان کی پہیلی'' اور ''ایک کلی اور اُس کے مالی'' اس بیاض کی طویل ترین نظمیں ہیں جو تین تین صفحات پر محیط ہیں ۔

☆ اس بیاض کی پندرہ نظمیں ایسی ہیں جو دو دو صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں ۔

☆ پینتیس نظمیں ایک ایک صفحے کی ہیں ۔

☆ اس بیاض کے سرورق کے بعد فہرست کا صفحہ ہے جس پر صرف چودہ نظموں کے نام درج ہیں جبکہ بیاض میں نظمیں زیادہ ہیں ۔فہرست میں مندرج ان چودہ میں سے بھی دو نظمیں ''سوال'' اور'' کیف حیات'' بیاض میں موجود نہیں ۔

☆ بیاض میں دوسری نظم کے طور پر نظم کا عنوان'' تحریک'' درج ہے لیکن اس کے نیچے پہلے مصرعے کے صرف دو لفظ ہیں'' تمہاری تمناؤں'' اس کے بعد پورا صفحہ خالی ہے ۔آگے چل کر بیاض کی بیسویں نظم کے طور پر اسی عنوان سے مکمل نظم کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ اس بیاض کی دو مختلف نظموں کا عنوان'' ایک گیت'' ہے ۔ان میں سے ایک میرا جی کے گیت میں بطور گیت شامل ہے ۔

☆ اس بیاض میں کل باون نظمیں ہیں جن میں سے صرف چودہ نظمیں ایسی ہیں جو میرا جی کے شعری مجموعوں میں شامل ہو سکی ہیں ۔

☆ میرا جی کے شعری مجموعوں میں آنے والی چودہ نظموں کے علاوہ پانچ مزید ایسی نظمیں ہیں جو رسالہ نیادور میں شائع ہوئیں ۔اس کا تعین کلیات میرا جی مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی سے ہوتا ہے ۔

☆ مذکورہ بالا انیس نظموں کے بعد تینتیس نظمیں ایسی بچتی ہیں جو غیر مطبوعہ نظموں کا درجہ رکھتی تھیں ۔ (ان میں سے مزید کچھ رسائل میں بھی ضرور شائع ہو چکی ہوں گی) ایک نظم'' منتظر ایک ہی لمحے کی تھیں دونوں روحیں'' کے علاوہ باقی بتیس نظمیں کلیات میرا جی میں پہلی بار سامنے آئی تھیں ۔

☆ اس بیاض میں شامل اکثر نظموں پر میرا جی نے ایک سے زیادہ بار نظر ثانی کی ہے ۔اس طرح اُن میں ترمیم و اضافے کا عمل دکھائی دیتا ہے ۔

☆ اس بیاض کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہ میرا جی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اور اُن کی نظر ثانی شدہ ہے۔

☆ یہ بیاض اوّل تا آخر مکمل ہے اور اس کا متن ہر طرح کے نقصان سے محفوظ ہے ۔

☆ اس بیاض کے ذریعے پہلی بار میرا جی کے طرز املا اور رسم الخط کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے ۔

☆ میرا جی کی ۱۹۴۰ء تک کی نظموں کے تاریخی تعین میں معاون ثابت ہوتی ہے ۔

☆ اس بیاض کے ذریعے میرا جی کی ۱۹۴۰ء تک نظم نگاری کی تاریخ مرتب ہوتی ہے جس سے اُن کے ذہنی ارتقا کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ۔

☆ اس بیاض کی مدد سے میرا جی کی چالیس نظموں کے سالِ تحریر کے علاوہ تاریخ اور مہینے کا بھی تعین ہوتا ہے ۔

☆ اس کے ذریعے کلیاتِ میرا جی میں شامل بعض نظموں کی تاریخ تخلیق کی توثیق اور تصحیح ہوتی ہے ۔

☆ کلیاتِ میرا جی میں اس بیاض کے شامل ہونے کے باوجود میرا جی کی چوبیس نظموں کی تاریخ تخلیق کا تعین پہلی بار اس اصل بیاض کے ذریعے ہوتا ہے۔مثلاً :

۱۔ بے تکلف عریانی ، بے حجاب جنسیت (۲۲ ۔جنوری ۱۹۳۵ء)

کلیات ِ میرا جی میں اس نظم کا واحد ماخذ زیرِ نظر بیاض میراجی ہے جس میں مکمل تاریخ موجود ہے لیکن مہینے کا ہندسہ اوپر سے نم آلود ہونے کی وجہ سے ذرا سا پھیل گیا ہے ۔ جالبی صاحب اس کا تعین نہیں کر پائے تو انھوں نے مہینے کے ساتھ تاریخ سے بھی اس نظم کو آزاد کر دیا ہے اور صرف سال لکھنے پر اکتفا کر لیا حالانکہ واضح طور پر ایک ہندسہ دکھائی پڑتا ہے اور پھر یہ نظم بیاض میں ان نظموں کے درمیان ہے جو جنوری ۱۹۳۵ء کی ہیں مثلاً ترتیب میں اس سے پہلے ۲ جنوری کی ایک اور ۵ جنوری کی دو نظمیں ہیں اور اس کے بعد ۲۵ جنوری کی اور دو ۲۷ کی اور ایک ۲۹ جنوری کی ہے اسی طرح آگے فروری ۱۹۳۵ء کی بھی چند نظمیں ہیں ۔ لہٰذا حتمی طور پر اس نظم کی تاریخِ تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء ہی ہے۔

۲۔ جوانی کے گھاؤ (۲۵۔فروری ۱۹۳۵ء)

کلیات ِ میرا جی میں شامل اس نظم کا واحد ماخذ بیاضِ میرا جی ہے اور بیاض میں واضح طور پر نظم کے آخر میں ۲۵۔۲۔۱۹۳۵ء کی تاریخ درج ہے لیکن جالبی صاحب نے اس تاریخ کو ظاہر نہیں کیا ۔سہواً اُن کی نظر سے رہ گئی ہوگی۔

☆ اس بیاض پر میراجی نے نظرِ ثانی کرتے ہوئے جو ترمیم و اضافے کیے ڈاکٹر جمیل جالبی نے اُن میں سے اکثر کو ظاہر نہیں کیا۔

☆ کلیات ِ میرا جی میں جن نظموں کا واحد ماخذ زیرِ نظر بیاضِ میرا جی ہے اُن کو کلیات میں درج کرتے ہوئے ڈاکٹر جمیل جالبی بعض لفظوں کی درست قرأت نہیں کر سکے ۔ اس طرح لفظ کچھ سے کچھ بن گئے اور بعض مصرعے کلیات میں بے معنی ہو کر رہ گئے ۔ ان کی تصحیح پہلی بار اس بیاض کی مدد سے کی جا سکے گی۔مثلاً

۱۔ میرا جی کی نظم '' چنچل '' کا ایک مصرع بیاض میں اس طرح ہے :

'' یہ ڈھنگ منوہر اور زہری سُو جھے ساگر کی پریوں سے '' (۶)

اس مصرعے میں سے لفظ '' زہری '' کلیات میں '' زبری '' بن گیا ہے ۔

۲۔ ایک نظم '' شجر ممنوعہ کی ترغیب '' کا ایک مصرع بیاض میں یوں ہے :

'' آج باقی ہے !___ یہ ایں حسن دواں '' (۷)

جبکہ کلیات میرا جی میں '' حسن رواں '' درج ہے ۔

۳۔ ''ایک کلی اور اُس کے مالی '' کے بیاض میں دو شعر اس طرح ہیں :

'' اور آنکھوں کے پیغاموں کا پیتم نے میٹھے ناموں کا

ہار مری آنکھوں کو دکھایا　　　　اور مجھے سرمست بنایا'' (۸)

ان میں سے تیسرے مصرعے کا پہلا لفظ روشنائی کے قدرے پھیل جانے سے ''ہار'' اور ''بار'' دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے لیکن ''یار'' کسی صورت دکھائی نہیں دیتا جبکہ کلیاتِ میرا جی میں اس کی قرأت ''یار'' کی گئی ہے۔ اس سے پہلے مصرعے ''پیتم نے میٹھے ناموں کا'' کے بعد ''یار'' کا تو کوئی محل نہیں بنتا کہ پیتم نے کون سا یار دکھانا تھا۔ ''بار'' کا محل یوں نہیں کہ اگلے مصرعے میں سرمستی اور سرشاری کا تاثر ہے لہٰذا یہ لفظ ''ہار'' ہی ہوسکتا ہے۔

۴۔ بیاضِ میرا جی کی ایک نظم ''چیستان'' کا ایک مصرع ہے:

''لے کے، دے کے انگ دان'' (۹)

اس مصرعے میں واضح طور پر ''انگ'' پڑھا جا رہا ہے۔ اس بند میں معنی کے لحاظ سے محل بھی ''انگ'' کا ہے لیکن جالبی صاحب نے غلط قرأت کی اور کلیات میں اسے ''الگ'' بنالیا۔

۵۔ بیاض کی نظم ''تحلیل کے بعد'' کا تیسرا مصرع یوں ہے:

''اندرونی ملامتیں جاگیں'' (۱۰)

اور یہ واضح طور پر پڑھا جا رہا ہے۔ کلیاتِ میرا جی میں بیاض میرا جی سامنے ہونے کے باوجود اس نظم کا ماخذ نیا دور درج ہے گویا اس نظم کا متن نیا دور کے مطابق ہے۔ اس طرح نظم کے مذکورہ مصرعے کے لفظ ''ملامتیں'' کو کلیات میں نیا دور کی پیروی میں ''علامتیں'' بنا دیا گیا یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اس سے مصرع کس قدر بے معنی ہو گیا ہے۔

کلیاتِ میرا جی کا متن کس بے دردی سے مسخ ہوا ہے اس کا اندازہ مندرجہ بالا مثالوں سے کیا جا سکتا ہے اور ایسی بیسیوں مثالیں مزید ہیں۔

☆ کلیاتِ میرا جی میں ڈاکٹر جمیل جالبی ہی نے صحتِ متن کو نظر انداز نہیں کیا پابند نظمیں میں مختار صدیقی بھی اس سہو وخطا یا لاپرواہی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ پابند نظمیں کی ترتیب کا کام خود میرا جی نے ہی مکمل کیا تھا لیکن اس کا مسودہ مختار صدیقی کے پاس رہا اور انھوں نے میرا جی کی وفات کے کئی برس بعد ۱۹۶۸ء میں شائع کیا۔ زیرِ نظر بیاض میرا جی میں موجود ایک نظم ''گھنا، گرم جادو کسی رات کا'' کا ایک بند ملاحظہ کیجیے:

گرفتار تھا حُسن کے جال میں
تھرکتا تھا لذّت سے ہر ایک تار
حیا مست، بیخود تھی، مدہوش تھی
تھے بیباک دونوں، شکاری_ شکار (۱۱)

بیاضِ میراجی کی جس نظم کا یہ بند ہے وہ پابند نظمیں میں بھی شامل ہے اور کلیاتِ میراجی میں بھی شامل ہے۔ کلیات میں اس کا ماخذ پابند نظمیں ہی کو بنایا ہے لیکن ان دونوں جگہ مندرجہ بالا بند کا دوسرا مصرع مختلف

ہے۔پابند نظمیں میں اس طرح ہے:

تھرکتا تھالذّت سے ہر ایک تار میں (۱۲)

گویا مختار صدیقی نے (یا سہواً خود میراجی نے) اس مصرعے کے آخر میں ''میں'' کا اضافہ کر دیا ہے خیال یہ کیا ہوگا کہ اس سے پہلے مصرعے کے آخر میں ''میں'' ہے تو یہاں بھی آنا چاہیے کیونکہ یہ پابند نظمیں ہیں۔اس طرح پورے مصرعے پر توجہ نہ رہ سکی اور نہ پوری نظم کی ہیت ہی کی طرف دھیان گیا جس سے مصرع وزن سے خارج ہو گیا۔ کیونکہ یہ ساری نظم فعولن، فعولن، فعولن، فعو کے وزن پر ہے۔اس کے چار بند ہیں اور ہر بند میں چار مصرعے ہیں اور پابندی کے ساتھ ہر بند کے ہر شعر کا دوسرا مصرع آپس میں ہم قافیہ ہے یعنی ہر بند کے دونوں شعر آپس میں ہم قافیہ ہیں۔اس بند کے دو شعروں میں ''تار'' اور ''شکار'' گویا قافیے ہیں۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس پابند نظم کی ہیت کو نظر انداز کرتے ہوئے پابند نظمیں کے بے وزن مصرعے کو اس طرح وزن میں کیا ہے:

تھرکتا تھالذت سے ہر تار میں (۱۳)

یعنی مصرعے کو وزن میں لانے کے لیے ''ایک'' کو نکال کر اس کی جگہ ''ہر'' رکھ دیا۔شعوری تحریف کا کلیاتِ میرا جی کے متن کو بے توجہی اور لاپرواہی سے ترتیب دینے کا عالم یہ ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کے پاس بیاضِ میرا جی کی نقل موجود تھی اس کے باوجود انھوں نے اسے نظر انداز کیا اور متنی الجھن کو حل کرنے کے لیے اپنے قیاس کو ترجیح دے کر تحریف کر ڈالی۔ستم یہ کہ پابند نظمیں کے سہو کی نشاندہی کیے بغیر اس کی اصلاح فرما کر ایک اور غلطی کے مرتکب ہوئے۔

☆ کلیاتِ میرا جی میں بیاض کی نسبت بعض مصرعوں کی ترتیب اور بعض جگہ نشت اور بعض جگہ نظموں کے بند کی تقسیم بدل گئی ہے جس سے نظموں کی ہیت متاثر ہوئی ہے مثلاً

۱۔ میراجی کی نظم ''تحلیل کے بعد'' کے آخری چار مصرعے بیاض میں اس طرح ہیں:

اس طرح خلوت شبانہ کا

اختتام

ایک بوسۂ مبہم

بن کے رہ جائے گا، نہ تھا معلوم (۱۴)

میراجی نے یہاں اگر ایک لفظ کو ایک الگ مصرعے کے طور پر اور وقفے سے درج کیا تو ظاہر ہے وہ کوئی صوتی تاثر بنانے کے لیے ہے۔ایک لفظ پر مشتمل اس الگ مصرعے ''اختتام'' کو کلیات میں اگلے مصرعے کے شروع میں لگا کر دو مصرعوں کا ایک مصرع بنا دیا ہے جس سے ہیت اور مفہوم دونوں کو ضعف پہنچا ہے۔

۲۔ کلیاتِ میرا جی میں ''طائر شب'' کا واحد ماخذ بیاضِ میرا جی ہے۔اس نظم کے چار مصرعے بیاض میں اس ترتیب سے درج ہیں:

چاہت ہے ملنا روحوں کا

چاہت ہے کھلنا کلیوں کا
دو گیتوں کا گھُل مِل جانا
آ کاش کا سندیسہ آنا (۱۵)

میرا جی نے ان میں سے تیسرے مصرعے کے آخر سے کچی پنسل سے اس طرح الٹی لکیر کھینچی ہے جو اس تیسرے مصرعے کو ایک طرح سے خط کشیدہ کرتی ہوئی چوتھے مصرعے کے آغاز کی طرف سے ہو کر اس کے نیچے تیر کا نشان بناتی ہوئی ختم ہوئی ہے ۔ واضح طور پر یہ اشارہ ہے کہ ان میں سے تیسرے مصرعے کو چوتھے مصرعے کے بعد رکھا جائے یعنی ان میں سے تیسرا مصرع چوتھا اور چوتھا تیسرا بن جائے ۔ ڈاکٹر جمیل جالبی اس اشارے سے یہ سمجھے کہ ان دونوں مصرعوں کا ایک مصرع بنانا ہے اور انھوں نے کلیات میں ایسا کر دیا یعنی چوتھے مصرعے کو تیسرے کے بعد رکھ کے ایک مصرع بنا دیا۔ حالانکہ واضح طور پر تیر کا نشان چوتھے مصرعے کے آغاز پر نہیں رُکا بلکہ پہلے حرف الف ممدودہ کے نیچے تک آیا ہے ۔ میرا جی کے ترمیم کے اشارے پر عمل کر کے ان مصرعوں کو دوبارہ پڑھیے تو اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی مفہوم میں تبدیلی آئی ہے کہ '' دو گیتوں '' کا گھلنا ملنا اپنی مرضی سے نہیں بلکہ قدرت کا پیغام اور فطرت کا تقاضا ہے یعنی ملاپ کو خود پر لینے کی بجائے قدرت کے حکم کی تعمیل قرار دیا جا رہا ہے ۔ ظاہر ہے اس مفہوم کو بیان کرنے کے لیے سندیسہ پہلے آئے گا اور اُس کے نتیجے میں ملاپ ہو گا۔ یہی مفہوم پہلی ترتیب سے بھی ظاہر کیا جا سکتا تھا لیکن اس صورت میں '' آنا '' کے قافیے کو قربان کرنا پڑتا۔

۳۔ میرا جی کی نظم ''بلندیاں'' جو بیاض میں بھی ہے، میرا جی کی نظمیں میں بھی اور کلیاتِ میراجی میں بھی شامل ہے جہاں اس کا ماخذ میرا جی کی نظمیں ہے ۔ بیاض میں اس کے تین بند بنائے گئے ہیں جبکہ میرا جی کی نظمیں میں بند کی تقسیم کے بغیر مسلسل ہے۔ کلیات میراجی میں ان دونوں ماخذ سے انحراف کرتے ہوئے اس کے دو بند بنا دیے گئے ہیں ۔

☆ میرا جی کی ایک نظم ہے ''منتظر ایک ہی لمحے کی تھیں دونوں روحیں'' یہ اس بیاض میں موجود ہے لیکن کلیات میراجی میں شامل نہیں ہو سکی تھی حالانکہ یہ اس وقت تک غیر مطبوعہ تھی۔ یہ نظم پہلی بار اختر الایمان کے مرتبہ مجموعے سہ آتشہ (۱۹۹۰ء) میں شامل ہوئی۔ اس میں شائع ہو جانے کے باوجود کلیات کے دوسرے ایڈیشن (۱۹۹۶ء) میں بھی شامل نہیں ہے حالانکہ سہ آتشہ کلیات کے مآخذ میں موجود ہے۔

میرا جی کی ایک اور نظم ہے ''میں جنسی کھیل کو صرف اک تن آسانی سمجھتا ہوں''۔ بیاض میرا جی میں اس نظم کے چھوٹے بڑے دس بند ہیں جن میں سے کلیات میراجی میں اس نظم کے صرف پہلے چھے بند اور ساتویں بند کے پہلے دو مصرعے شائع ہوئے ہیں۔ گویا کلیات میں شامل یہ نظم نامکمل ہے اور اس کے آخری چار بند اب میرا جی کے غیر مطبوعہ کلام کا درجہ رکھتے ہیں، جو اس سے پہلے کہیں بھی شائع نہیں ہوئے۔ اس نظم کے یہ چار غیر مطبوعہ بند ملاحظہ کیجیے:

مگر رازِ حقیقت مجھ پہ ظاہر ہی نہیں ہوتا،

میرا شکی تخیّل اپنی پروازوں میں اُلجھا ہے !
میرا معبود کیوں محکوم ہے میرے خیالوں کا ؟
(معبود سمجھا ہوں ، فقط میرا تصوّر ہے !)
وہ اک آزاد ہستی کیوں نظر آتا نہیں مجھ کو ؟

یہ جذبے دل میں رہ کر ، کُند ہو کر پھر اُبھرتے ہیں ،
یُونہی میں ہوں ، یہ میری زندگی ، اَور جنس کی اُلجھن ،
مجھے معبود سے ملنا میسّر ہی نہیں ہوتا !

میرا معبود عورت ہے !
میں جنسی کھیل کو کیوں اِک تن آسانی سمجھتا ہوں ؟
عبادت کے طریقے حرکتیں ہیں جوش میں لاتی ،
گھٹا میں جس طرح بجلی چمکتی ہو ،
کہ جیسے بحرِ طوفاں خیز کا جلوہ !

میری معبود اک عورت ہے ، میرے ذہن کا نغمہ ،
مُجھے ملنا میسّر ہی نہیں ہوتا ،
میں جنسی کھیل کو صرف اِک تن آسانی سمجھتا ہوں ! (۱۶)

اب ذیل میں میراجی کی اس نظم کا مکمل متن بیاضِ میراجی کی مدد سے پہلی بار عکسی صورت میں پیش کیا جاتا ہے ۔

میں جنسی کھیل کو صرف اک تن آسانی سمجھتا ہوں

—⁂—

میں جنسی کھیل کو صرف اک تن آسانی سمجھتا ہوں،
ذریعہ اور ہے معبود سے ملنے کا دنیا میں!

تخیل کا بڑا ساگر، تصور کے حسیں جھونکے
لیے آتے ہیں بارش میں تمنائیں عبادت کی،
مگر پوری نہیں ہوتی تمنا دل کی چاہت کی!

کسی عورت کے پیراہن، کسی خلوت کی خوشبوئیں،
کسی اک لفظ بے معنی کی میٹھی میٹھی سرگوشی،
یہی چیزیں مرے غمگیں خیالوں پر ہمیشہ چھائی رہتی ہیں۔

عبادت کا طریقہ —— حرکتیں ہیں، تشنہ و مبہم،
کبھی روحِ صنم بیدار خوابِ مرگِ مہمل سے نہیں ہوتی!

کسی اندر سبھا کی لاکھ پریاں آ کے بہلائیں،
لبھاتے ناچ ناچیں اور رسیلے راگ بھی گائیں،
مگر یہ مردہ دل عادی ہے بس غمگیں خیالوں کا!
گھٹا آتی نہیں، خوشیوں کی بارش لا نہیں سکتی؛
مری روحِ حزیں محکوم ہے اپنے تاثر کی!

ذریعہ اور ہے معبود سے ملنے کا دنیا میں؟
میں جنسی کھیل کو کیوں اک تن آسانی سمجھتا ہوں؟

کبھی انساں کی عمرِ مختصر پر غور کرتا ہوں،
جیتا
کبھی فانی تمناؤں کی جھیلوں میں کوئی کھویا سا رہتا ہوں

مگر رازِ حقیقت جو ہے ظاہر ہی نہیں ہوتا،
مرا شکّی تخیّل اپنی پروازوں میں اُلجھا ہے!
مرا معبود کیوں محکوم ہے میرے خیالوں کا؟
(جسے معبود سمجھا ہوں، فقط میرا تصوّر ہے!)
وہ [redacted] اک آزاد ہستی کیوں نظر آتا نہیں مجھکو؟

یہ جذبے دل میں رہ کر، کُند ہو کر پھر اُبھرتے ہیں،
یُونہی میں ہوں، یہ میری زندگی، اور جنس کی اُلجھن،
مجھے معبود سے مِلنا میسّر ہی نہیں ہوتا!

مرا معبود عورت ہے!
میں جنسی کھیل کو کیوں اک تنِ آسانی سمجھتا ہوں؟
عبادت کے طریقے حرکتیں ہیں جوش میں لاتی،
گھٹا میں جس طرح بجلی چمکتی ہو،
کہ جیسے بحرِ طوفاں خیز کا جلوہ!

مری معبود اک عورت ہے، میرے ذہن کا نغمہ،
مجھے ملنا میسّر ہی نہیں ہوتا،
میں جنسی کھیل کو صِرف اِک تنِ آسانی سمجھتا ہوں!

۱۲-۱۱-۳۵

حواشی:

(۱) ''میرا جی کی ایک گم شدہ بیاض کی دریافت''، مطبوعہ: تحقیق نامہ، (لاہور: شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، شمارہ: ۲۰، ۲۰۱۷ء)

(۲) میرا جی کے بعد دوسری بار ڈاکٹر وحید قریشی نے اس بیاض کی پختہ جلد بنوائی تھی۔ جلد کے ساتھ چسپاں سادہ ورق اور اُس کے بعد والا سادہ ورق دونوں جلد سازی کی اصطلاح میں استر کہلاتے ہیں۔ اس مجلد بیاض کے دوسرے استر پر صرف ایک جگہ ڈاکٹر وحید قریشی کے قلم سے یہ الفاظ درج ہیں ''میرا جی کا مجموعہ حلقہ پشم سیاہ (بخط مصنف)''۔ ظاہر ہے یہ اصل بیاض کا حِصّہ نہیں بعد کا اضافہ ہے اس لیے میرا جی نے اس بیاض کے لیے جو صفحات مخصوص کیے ان پر اُن کے علاوہ کسی دوسرے کے قلم سے ایک لفظ کیا کوئی نقطہ بھی درج نہیں ہے۔

(۳) یہ اُس کاغذ کا سائز ہے جس میں سے بیاض کے سائز کے آٹھ صفحے نکلتے ہیں اور ان صفحوں کا سائز ۱۰×۸ بنتا ہے لیکن دونوں بار اس بیاض کی جلد بندی کے وقت مشینی کٹائی نہیں کی گئی اس لیے بعض اوراق کا سائز تو یہی ۱۰×۸ ہے اور اکثر ۷×۹ ہے۔

(۴) اس بیاض کی صرف دو نظمیں ''نیرنگ خیال'' اور ''اجنبی انجان عورت رات کی'' ایسی ہیں جو میرا جی کے دستخطوں سے محروم ہیں۔

(۵) ان چھے نظموں کے عنوان یہ ہیں جو بیاض میں نیلی روشنائی سے درج ہیں: ''چیستان''، بلندیاں''، ''بالا خانہ''، ''ترقی پسند ادب''، ''تشبیہیں''، ''ایک عورت اور ایک تجزیہ''۔

(۶) میرا جی، **بیاضِ میرا جی**، مخزونہ راقم الحروف، نظم نمبر: ۱۱

(۷) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۱۸

(۸) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۲۰

(۹) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۲۵

(۱۰) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۴۳

(۱۱) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۳۵

(۱۲) میرا جی، پابند نظمیں، مرتبہ؛ مختار صدیقی، (راولپنڈی: کتاب نما، اگست ۱۹۶۸ء)، ص: ۶۲

(۱۳) میرا جی، کلیاتِ میرا جی، مرتبہ؛ ڈاکٹر جمیل جالبی، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء) ص: ۳۱۱

(۱۴) میرا جی، بیاضِ میرا جی، مخزونہ راقم الحروف، نظم نمبر: ۴۳

(۱۵) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۴۹

(۱۶) میرا جی، بیاضِ میرا جی، نظم نمبر: ۳۴

ماخذ:

(۱) تحقیق نامہ، لاہور: شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، شمارہ: ۲۰، ۲۰۱۷ء

(۲) میرا جی، پابند نظمیں، مرتبہ؛ مختار صدیقی، راولپنڈی: کتاب نما، اگست ۱۹۶۸ء

(۳) میرا جی، کلیاتِ میرا جی، مرتبہ؛ ڈاکٹر جمیل جالبی، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء

(۴) میرا جی، بیاضِ میرا جی، مخزونہ راقم الحروف